روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
جمعرات 24- فروری 2000ء - 17 ذی قعدہ 1420 ہجری - 24 تبلیغ 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 45

یقین کی عظمت

حضرت ابو بکر صدیقؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا-

اللہ سے عفو اور عافیت مانگو کیونکہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی حدیث نمبر 3481)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام سعادت مندیوں کا مدار خدا شناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے- جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے- جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے- وہ بڑا قادر ہے- وہ ذوالعذاب الشدید ہے- یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنے والی بجلی گراتا ہے- پس جب تک انسان امنت باللہ کی حدود سے نکل کر عرفت اللہ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا- اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے- اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے- ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے- ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے- اس کے نزدیک نہیں جاتا- مثلاً جبکہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے' تو کون دانش مند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دینا تو درکنار کبھی ایسے سوٹے کے نزدیک بھی جانا پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو- اسے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر اس میں باقی نہ ہو- اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اس میں سفر کر سکے یا کم از کم تنہا جا سکے- بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہے' وہ اس سے ڈرتے ہیں-

پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو' کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون' نجات نہیں دے سکتا- اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا- یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے- اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے- جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا- اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے' مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے- میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے- سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو' وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 3-4)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدام الاحمدیہ پاکستان کی دسویں سالانہ سپورٹس 2000ء

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی دسویں سالانہ سپورٹس 2000ء مورخہ 18 تا 20- فروری 2000ء کو منعقد ہوئیں- ان کھیلوں کا افتتاح مورخہ 18- فروری کو صبح 8 بجے محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال خرچ نے کیا- امسال بفضل خدا 9 علاقہ جات کے 607 کھلاڑیوں نے مختلف کھیلوں میں حصہ لیا- کھلاڑیوں اور انتظامیہ نے نہایت اچھے ماحول میں کھیلوں میں حصہ لیا- مورخہ 20- فروری کو محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے اختتامی تقریب میں نمایاں اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور تقریب کے اختتام پر دعا کرائی- جس کے بعد تمام کھلاڑیوں انتظامیہ اور مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا-

اس دفعہ 7 کھیلوں فٹ بال' کبڈی' والی بال' باسکٹ بال' اتھلیٹکس' بیڈ منٹن اور ٹیبل ٹینس کے مقابلے ہوئے- فٹ بال میں 7 ٹیمیں شریک ہوئیں 12 میچز کھیلے گئے فائنل کے مہمان خصوصی مکرم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال تھے- کبڈی میں آٹھ ٹیمیں شریک ہوئیں 15 میچز کھیلے گئے- فائنل مقابلہ ربوہ اور فیصل آباد کے درمیان ہوا جو فیصل آباد نے جیت لیا- فائنل کے مہمان خصوصی مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال خرچ تھے- والی بال میں 5 ٹیمیں شریک تھیں کل گیارہ میچز ہوئے فائنل کے مہمان خصوصی مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب تھے- باسکٹ بال میں 7 ٹیمیں شامل ہوئیں 10 میچز ہوئے فائنل کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری محمد علی صاحب تھے- اتھلیٹکس میں 307 کھلاڑی شامل ہوئے 16 مقابلے کروائے گئے- انڈور گیمز بیڈ منٹن اور ٹیبل ٹینس میں 9 علاقہ جات کے 96 کھلاڑیوں نے حصہ لیا- اس کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب تھے- سپورٹس 2000ء کے ناظم اعلیٰ مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد صاحب مہتمم صحت جسمانی تھے- کھلاڑیوں کے قیام وطعام اور نمازوں کا اہتمام ایوان محمود کے احاطہ میں تھا- شائقین کی ایک بڑی تعداد نے یہ مقابلے دیکھے- مجموعی طور پر ٹرافی ربوہ نے حاصل کی-

فرخ سلطانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 48

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

جنگ خندق

حضور ﷺ کے زمانے میں سب سے اہم اور سب سے مشکل وقار عمل جنگ خندق کے موقع پر ہوا۔

شوال 5ھ میں کفار مکہ کی سرکردگی میں پندرہ ہزار کا لشکر مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ جس کی روک تھام کے لئے مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا۔

حضور ﷺ نے خود اپنی نگرانی میں موقع پر نشان لگا کر پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں کو دس دس صحابہ کے سپرد فرمادیا۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد 7 ص 397 از ابن حجر عسقلانی دار نشرا لکتب الاسلامیۃ لاہور 1981ء)

ان ٹولیوں نے اپنے کام کی تقسیم اس طرح کی کہ کچھ آدمی کھدائی کرتے تھے اور کچھ کھدی ہوئی مٹی اور پتھروں کو ٹوکریوں میں بھر کر کندھوں پر لاد کر باہر پھینکتے تھے۔

حضور ﷺ بیشتر وقت خندق کے پاس گزارتے اور بسااوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی اٹھانے کا کام کرتے تھے۔ اور ان کی طبائع میں شگفتگی قائم رکھنے کے لئے بعض اوقات آپ کام کرتے ہوئے شعر پڑھنے لگ جاتے جس پر صحابہ بھی آپ کے ساتھ سر ملا کر وہی شعر یا کوئی دوسرا شعر پڑھتے۔

ایک صحابی کی روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ایسے وقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ کا جسم مبارک مٹی اور گرد وغبار کی وجہ سے بالکل ڈھکا ہوا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

سخت فاقے اور سردی کے ان ایام میں صحابہ تھکن سے چور تھے اور ایک پتھر توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور حضور کو اطلاع دی۔ حضور نے بھی صحابہ کی طرح پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے آپ نے کدال لے کر تین دفعہ اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا۔ ہر ضرب کے ساتھ ایک شعلہ نکلا اور عظیم فتوحات کی خوشخبریاں آپ کو دی گئیں۔

(سیرت ابن ہشام جلد 3 ص 704 مکتبۃ محمد علی صبیح۔ مصر 1963ء)

چادر دے دی

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور ﷺ کے پاس حاشیہ دار چادر لے کر آئی۔ اور کہا یا رسول اللہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔

حضور ﷺ کو ان دنوں ایک چادر کی ضرورت بھی تھی آپ نے وہ چادر لے لی اور اسے زیب تن فرما کر صحابہ کی طرف تشریف لائے۔

ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ یہ چادر مجھے عطا فرمادیں حضور جب مجلس سے واپس گئے تو چادر اتار کر اس صحابی کو بھجوادی۔ دوسرے صحابہ نے اس صحابی سے کہا تو نے اچھا کام نہیں کیا۔ تم جانتے تھے کہ حضور کسی سائل کو رد نہیں کرتے۔ اس نے کہا میں نے تو اس لئے یہ چادر مانگی تھی کہ مجھے بطور کفن پہنائی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب النساج)

اللہ پر توکل

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح گمراہ کیے جانے سے بھی۔ پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول الرجل)

درود کا جواب

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔ (یعنی آنحضرت ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضورؐ سلام و درود کا جواب مرحمت فرمارہے ہوں)

(ابو داؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دعا کی درخواست

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے میں نے آنحضرت ﷺ سے اجازت چاہی۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا۔ میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے حضورؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

نرمی اختیار کرو

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوئی جو اڑیل تھا اور مجھے تنگ کر رہا تھا تو میں نے اسے ادھر ادھر دوڑانا شروع کردیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا

نرمی اختیار کرو۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب فی فضل الرفق)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مغفرت الٰہی کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں!

(ترمذی کتاب الدعوات)

نماز کے بعد ذکر

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر دیتے تو یہ ذکر کرتے۔ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی مستحق حمد وثناء ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی مالدار اور طاقتور کو اس کا مال اور اس کی طاقت تجھ سے نہیں بچا سکیں گے اور نہ ہی کوئی فائدہ دے سکیں گے۔“

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر)

وارداتِ قلبی

گاہے گاہے دلِ نادان مچل جاتا ہے
لاکھ روکوں پہ وہ ہاتھوں سے نکل جاتا ہے

نیم جاں دیکھ کے کہتے ہیں سرِ بزم رقیب
آج جاتا ہے یہ بیمار کہ کل جاتا ہے

تیری یادوں سے ہے رونق میری تنہائی میں
وقت آئے بھی جو مشکل کا تو ٹل جاتا ہے

تنگ آ جاتا ہوں میں ہجر سے گاہے لیکن
اک خیال آتا ہے اور آ کے بدل جاتا ہے

گو دلِ زار ہے محروم تری قربت سے
پر ترے پیار بھرے خط سے بہل جاتا ہے

غم دیا آپ نے تو صبر کی تلقین بھی کی
یاد آتی ہے نصیحت تو سنبھل جاتا ہے

اپنے محبوب کی شفقت پہ ہے نازاں شبیر
جس کا ہر لطف مرے شعر میں ڈھل جاتا ہے

چوہدری شبیر احمد

مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ لاہور

نامور صحافی، ادیب، داعی الی اللہ

حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد محقق دہلوی

سید شفیع احمد ان دیرینہ رفقاء میں سے ہیں جن کو حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں نو عمری میں آنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو حضور کے ذاتی لطف و احسان اور اخلاق کریمانہ کا مشاہدہ بہت قریب سے کرنے کا موقع ملا۔ سیرۃ المہدی میں آپ کی روایات درج ہیں جن میں سے چند خلاصۃً شامل کی جارہی ہیں۔

سیرۃ المہدی کی روایات

"حضرت مسیح موعود (-) میں میں نے ایک خاص بات دیکھی کہ جتنی مرتبہ حضور باہر تشریف لاتے۔ میں دوڑ کر السلام علیکم کہتا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا حضور فوراً اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں اس طرح دیتے کہ گویا اس ہاتھ میں بالکل طاقت نہیں ہے یا یہ کہ وہ خاص اس لئے میرے سپرد کیا گیا ہے کہ جو چاہو اس ہاتھ سے برتاؤ کرلو میں اس ہاتھ کو لے کر خوب چومتا اور اور آنکھوں سے لگاتا اور سر پر پھیرتا مگر حضور کچھ نہ کہتے۔ بیسیوں مرتبہ دن میں ایسا کرتا مگر ایک مرتبہ بھی حضور نے نہیں فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا ابھی تو مصافحہ کیا ہے پانچ منٹ بعد مصافحے کی ضرورت نہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص 36 روایت نمبر 535)

سید شفیع احمد مزید کہتے ہیں "میں نے متعدد مرتبہ دیکھا کہ حضرت اقدس جب بیعت لیتے تو حضور جب یہ الفاظ فرماتے کہ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کئے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہوں کو بخش دے۔ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں تو تمام آدمی رونے لگ جاتے تھے اور آنسو جاری ہو جاتے تھے کیونکہ حضرت صاحب کی آواز میں اس قدر گداز ہوتا تھا کہ انسان ضرور رونے لگ جاتا تھا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 166 روایت 747)

سید شفیع احمد حضرت صاحب کے صاحبزادگان کے ساتھ اکثر کھیل کود میں شامل ہوتے اور حضرت صاحب کی اولاد کے اخلاق فاضلہ سے نہایت متاثر ہوتے چنانچہ کہتے ہیں "ایک زمانہ میں حضرت میاں محمود احمد صاحب میاں محمد اسحاق صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب تالاب کے کنارے بیڈمنٹن کھیلا کرتے تھے گو میں بچہ تھا مگر میری فطرت میں تحقیق کا مادہ تھا کھڑے ہو کر گھنٹوں دیکھتا کہ یہ لوگ کھیل میں گالی گلوچ یا جھوٹ یا فحش کلامی بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ مگر میں نے ان حضرات کو دیکھا کہ کبھی کوئی جھگڑا نہ کرتے حالانکہ کھیل میں اکثر جھگڑا ہو جایا کرتا ہے۔

اسی طرح اکثر دفعہ میں میاں بشیر احمد صاحب میاں شریف احمد صاحب کے ساتھ شکار کے لئے جایا کرتا تھا دونوں حضرات کے پاس ایک ایک ہوائی بندوق ہوا کرتی تھی اور پرندوں کا شکار کرتے تھے ہر جگہ میرا یہ مقصد ہوتا تھا کہ میں دیکھوں کہ ان لوگوں کے اخلاق کیسے ہیں۔

پھر حضرت میاں محمود احمد صاحب مغرب کے بعد اکمل صاحب کی کوٹھڑی میں آکر بیٹھا کرتے تھے اور میں بھی وہاں بیٹھا رہتا تھا۔ شعر و شاعری اور مختلف باتیں ہوتی تھیں مگر میں نے کبھی کوئی ایسی ویسی بات نہ دیکھی بلکہ ان کی ہر بات حیرت انگیز اخلاق والی ہوتی تھی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 237-238)

اسی طرح حضرت مسیح موعود کی اعلیٰ ظرفی اور اخلاق کریمانہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں "میں ان دنوں خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین صاحب ناقل) کا ملازم تھا اور حضرت صاحب کی ڈاک لاکر حضور کو پہنچایا کرتا تھا۔ ہر روز ڈاک میں دو تین خط بیرنگ ہوا کرتے تھے جو میں وصول کرلیتا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیتا تھا اور حضرت صاحب مجھے ان کے پیسے دے دیا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے خواجہ صاحب کے سامنے بیرنگ خط وصول کئے تو خواجہ صاحب نے مجھے روکا کہ بیرنگ خط مت لو۔ میں نے کہا میں تو ہر روز وصول کرتا ہوں اور حضرت صاحب کو پہنچاتا ہوں اور حضرت صاحب نے مجھے کبھی نہیں روکا۔ مگر اس پر بھی خواجہ صاحب نے مجھے سختی کے ساتھ روک دیا۔ جب میں حضرت صاحب کی ڈاک پہنچانے گیا تو میں نے عرض کیا کہ حضور آج مجھے خواجہ صاحب نے بیرنگ خط وصول کرنے سے سختی سے روک دیا ہے۔ حضور فرمائیں تو میں اب بھی بھاگ کر لے آؤں۔ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمانے لگے کہ ان بیرنگ خطوں میں سوائے گالیوں کے کچھ نہیں ہوتا اور یہ خط گمنام ہوتے ہیں اگر یہ لوگ اپنا پتہ لکھ دیں تو ہم سمجھا سکیں۔ مگر شاید یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہ کریں حالانکہ ہمارا کام مقدمہ کرنا نہیں ہے۔ اس دن سے میں نے بیرنگ خط وصول کرنے چھوڑ دیئے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص 142 روایت نمبر 452)

اسی طرح حضرت مسیح موعود کو وفات کے بعد غسل دینے کے لئے بیری کے پتے لانے کی خدمت ان کو ملی چنانچہ تحریر کرتے ہیں "حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت میں لاہور میں تھا اور خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں رہا کرتا تھا جب آپ فوت ہوئے تو میں اور ایک اور احمدی نوجوان حضرت صاحب کے غسل دینے کے لئے بیری کے پتے لینے گئے مجھے یہ یاد نہیں کہ کس بزرگ نے پتے لانے کے لئے کہا تھا میں روتا جا رہا تھا اور اسلامیہ کالج کے پشت پر کچھ بیریاں تھیں وہاں سے پتے توڑ کر لایا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 235 روایت نمبر 833)

حضرت مسیح موعود کی بیعت

سید شفیع احمد صاحب نے چھوٹی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا کچھ رہتا تھا کہ سوتیلی والدہ کے سلوک سے گھبرا کر گھر سے نکل گئے اور حصول علم کے لئے اس وقت کے دینی مدرسوں رام پور، مراد آباد، راندھیر، ٹونک اور آگرہ جا کر قرآن کریم صرف و نحو فقہ علم حدیث اور فارسی کی گلستان بوستان پڑھیں۔ تیرہ سال کے تھے کہ آگرے کی مسجد کے امام نے حضرت مسیح موعود کا ذکر اس برے انداز سے کیا کہ سید شفیع احمد کے دل میں تجسس پیدا ہوا کہ میں امام مہدی کا دعویٰ کرنے والے کو ضرور دیکھوں گا' چنانچہ سیدھے قادیان آئے آپ کے چہرے پر نظر پڑتے ہی دل نے گواہی دی کہ یہ سچے کا چہرہ ہے اور بیعت کرلی۔ حضرت مسیح موعود کو جب ان کے خاندانی حالات کا علم ہوا تو حضرت اماں جان کو بتایا آپ نے سن کر فرمایا یہ تو میرا رشتے کا بھانجا ہے چنانچہ حضرت اقدس اور حضرت اماں جان دونوں ہی بہت شفقت فرماتے۔

مغل بادشاہ شاہجہاں کے زمانے میں بخارا سے ایک نقشبندی عالم بزرگ خواجہ محمد ناصر دہلی آئے تو شاہجہاں نے ان کی روحانی عظمت کا احترام کرتے ہوئے اپنا قریبی مصاحب بنالیا۔ خواجہ صاحب شجاع اور اورنگزیب کی خانہ جنگی میں شہید ہوئے۔ شاہجہاں کو اس بات کا بہت قلق ہوا اس نے ان کے پوتے نواب سید محمد ظفراللہ خاں کو رستم جنگ روشن الدولہ یار وفادار کا خطاب دیا دہلی میں چاندنی چوک میں اور فیض بازار میں سنہری مسجد ان ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ خواجہ محمد عندلیب کے پوتے نواب روشن الدولہ اور ان کے پوتے خواجہ میر درد۔ علماء مشائخ میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں۔ حافظ سید شفیع احمد اسی نامور خاندان کے چشم و چراغ ہیں اس خاندان کا تفصیلی ذکر "مے خانہ درد" کے نام سے موسوم کتاب میں درج ہے جو ڈاکٹر سید شفیع احمد کے سگے ماموں حکیم ناصر نذیر فراق دہلوی نے لکھی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے جانشین وحید الدین سے حافظ سید شفیع احمد کی نانی کی شادی ہوئی حافظ صاحب کے والد سید امداد علی انگریزی حکومت میں تحصیلدار تھے والد کی طرف سے سید شفیع احمد کا شجرہ حضرت نبی اکرم ﷺ سے چالیسویں پشت میں ملتا ہے۔ حضرت اماں جان کے والد حضرت میر ناصر نواب صاحب، سید شفیع احمد کے رشتے کے نانا لگتے تھے۔ آپ کے علاوہ خواجہ میر درد کی اولاد میں سے صرف سید شفیع احمد ہی احمدی ہوئے۔ قادیان آکر سید شفیع احمد کو حضرت خلیفہ اول کا بھی قرب نصیب ہوا اور آپ سے علم قرآن سیکھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت سرور شاہ صاحب، حضرت غلام رسول صاحب راجیکی اور دوسرے جیّد بزرگوں سے خاص تعلق پیدا ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب سید شفیع احمد کی ذہانت اور گفتگو سے متاثر ہوئے اور اپنے پاس ملازم رکھ لیا۔ چنانچہ لاہور سے قادیان آنا جانا رہتا۔

دعوت الی اللہ

1914ء میں دہلی سکونت اختیار کرلی حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ اول کی قربت، تربیت اور قوت قدسیہ سے سید شفیع احمد کی ذہانت ایمان اخلاص اور فدائیت کو چار چاند لگے۔ دعوت الی اللہ گویا ان کی روح کی غذا تھی۔ ہر جگہ ہر موقع ہر مجلس ہر محفل میں سفر میں حضر میں غرض ہر انداز ہر بہانے دعوت الی اللہ کرتے بہت اچھے مناظر اور مقرر تھے۔

دہلی کی قلعہ معلیٰ کی شستہ اور بامحاورہ اردو بات کرنے کا انداز پر اثر بلکہ سحرانگیز۔ غیر احمدیوں کے جلسوں میں چلے جاتے اور صدر مجلس کو ایک چٹ بھیجتے کہ نواسہ رسولؐ ہوں نبیرہ خواجہ میر درد ہوں حضرت رسول مقبول ﷺ کی سیرۃ طیبہ پر کچھ بولنا چاہتا ہوں مجھے بھی کچھ وقت دیا جائے۔ جب تقریر کرتے سبحان اللہ۔ اللہ اکبر مرحبا کی آوازیں سامعین سے بلند ہونے لگتیں خود بھی روتے اور سننے والوں کو بھی رلاتے۔ پھر کہتے اس پیارے کی امانت میرے پاس ہے کیا میں آپ کو دوں؟ سب کہتے ہاں ہاں ضرور دیں۔ پھر کہتے حضور ﷺ نے اپنا سلام دو لوگوں کو بھیجا ایک اویس قرنی وہ تو عرصہ ہوا گزر گئے۔ دوسرا امام مہدی کو۔ امام مہدی کو سلام پہنچانے کی امانت میں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ ان کو ڈھونڈیں اور سلام پہنچائیں۔ کبھی تقریر کے آخر میں مسلمانوں کی ذلت رسوائی بدحالی اور غلامی کو نہایت دردناک طریقے سے بیان کرتے سب اشکبار ہو جاتے پھر کہتے کہ حضور ﷺ نے خوشخبری دی تھی کہ امام مہدی آئیں گے تب مسلمانوں کو اس تباہی بربادی سے نجات دلائیں گے۔ نشانیاں پوری ہو رہی ہیں امام مہدی قادیان میں آگئے مرزا غلام احمد قادیانی ان کا نام ہے مانو گے تو نجات ہے اور یہ کہتے ہی سٹیج سے چھلانگ مار کر دوڑ لگا دیتے۔ سامعین سے، جو حسن خطابت کے مزے لے رہے ہوتے تھے یا آنکھوں سے آنسو پونچھ رہے ہوتے، یکایک پکڑیو دوڑیو کی آوازیں بلند ہونے لگتیں۔

کبھی ایسا بھی ہوتا کہ خود ہی کسی پبلک جگہ پر خوش الحانی سے تلاوت کرتے نظم پڑھتے لوگ متوجہ ہونا اور جمع ہونا شروع کر دیتے کہ حضور ﷺ کی سیرۃ طیبہ کا بیان شروع کر دیتے کبھی یہی کام مخالفین کے جلسے کے پاس شروع کر دیتے اور دیکھتے ہی دیکھتے اصل جلسے کی رونق ان کی طرف چلی آتی اور ہر دفعہ آخر میں کبھی امام مہدی کے آنے کی ضرورت کبھی ان کی آمد کی پیشگوئی اور نشانیاں پوری ہوتی بتاتے اور کبھی امام مہدی کی تلاش کا سوال ذہنوں میں

ڈال دیتے۔ اگرچہ انگریزی حکومت میں پابندیاں نہیں تھیں۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات جان کے لالے پڑ جاتے۔

قادر الکلامی

اپنی سحربیانی کا لطیفہ سنایا کرتے تھے کہ میں 10 سال کا تھا تو ایک دینی مدرسے کے مولوی صاحب میلاد پڑھنے کے لئے جاتے تو بطور مقرنی (مقرنی وہ ہوتا ہے جو اصل میلاد پڑھنے والے کے ستانے کے وقفے میں درود و سلام پڑھتا ہے) کے مجھے ساتھ لے جاتے جب مولوی صاحب تھک جاتے تو مجھے اشارہ کرتے میں دو دفعہ درود و سلام پڑھتا اور پھر حضرت رسول کریم ﷺ کی سیرۃ بیان کرنے لگتا کہ سوتے ہوئے سامعین جاگ کر توجہ اور دلچسپی سے میری باتیں سنتے۔ رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ مولوی صاحب سے کہتے کہ "جی میلاد میں مقرنی ہی کو بھیج دیں۔ سب اس کو ہی سننا چاہتے ہیں۔"

طبیعت میں دعوت الی اللہ کی صلاحیت تھی اسی طرح اپنی نوعمری کا ایک واقعہ سیرۃ المہدی میں بیان کرتے ہیں کہ "ایک دن میں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو دیکھا کہ ایک وزنی بیگ اٹھائے ہوئے اسٹیشن (لاہور ریلوے اسٹیشن) کی طرف جارہے ہیں میں نے جاکر السلام علیکم کہا اور ان کا بیگ لے لیا کہ میں آپ کے ساتھ لئے چلتا ہوں پہلے انہوں نے انکار کیا مگر میرے اصرار پر مجھے دے دیا کہ آپ ضعیف ہیں اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اس پر انہوں نے جزاک اللہ کہا اور میں ساتھ ہولیا۔ راستہ میں کہنے لگے میں نے ٹمٹم کا انتظار کیا مگر نہ ملی۔ اگر ٹمٹم کا انتظار کرتا تو شاید گاڑی نکل جاتی۔ مجھے ضروری مقدمے میں جانا ہے۔ آپ نے بڑی تکلیف کی۔ میں نے کہا نہیں مجھے بڑی "راحت" ہے کہ آپ ایک معمولی آدمی کی طرح اتنا بوجھ اٹھائے چلے جارہے ہیں اور "انی مہین من اراد اھانتک" کی ایک نئے رنگ میں تصدیق کر رہے ہیں یہ فقرہ سن کر مولوی صاحب بہت ناراض ہوئے اور مردود میرزائی کہہ کر وہ بیگ مجھ سے چھین لیا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت 918)

آپ کی مشہور کتاب

"محقق"

سید شفیع احمد ان مخلصین میں سے تھے جنہوں نے زندگی وقف نہ کرنے کے باوجود ساری زندگی وقف کی روح کے ساتھ گزاری۔ ہر وقت دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے آپ نے 1918ء میں "محقق" کے نام سے ایک ماہانہ رسالہ شائع کرنا شروع کیا جس میں سوال و جواب کے انداز میں احمدیت کے عقائد پر مضامین شائع ہوئے۔ 1922ء میں "محقق" کے نام سے کتاب لکھی جس کا تاریخی نام ثواب الآخر ہے جس کے اعداد بحساب حروف ابجد 1341ھ ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر 1341 معتبر شہادتیں قرآن کریم اور احادیث سے جمع کیں۔ ہزار ہا بزرگان دین کی کتب میں امام مہدی کے آنے کا آخری سے آخری سال 1340ھ تک کہا جاتا ہے چنانچہ سید شفیع احمد نے ان علماء پر اتمام حجت کرنے کے لئے ان کے انتظار کے آخری سال سے اگلا سال 1341ھ مقرر کرتے ہوئے صداقت کی 1341 دلیلیں دیں کتاب کے مصنف محقق کے دوسرے ایڈیشن کے عرض حال میں لکھتے ہیں "الحمدللہ جس سلیم الفطرت نے بھی اس کتاب کو پڑھا وہ احمدی ہو گیا یا کم از کم احمدیت کے قریب ہو گیا۔" حضرت مکرم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ نے کئی دفعہ سید شفیع احمد کے بیٹے سید حسنات احمد صاحب اور سید مبشرات احمد صاحب اور داماد محمد سعید احمد صاحب کو بتایا کہ "محقق" اور دوسری کتابیں پڑھ کر مجھے احمدیت کا تعارف حاصل ہوا اور اس کی صداقت روشن ہوئی چنانچہ فرماتے کہ "میں جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور کی مسجد میں دینی تعلیم حاصل کرتا تھا چونکہ باقی طلباء کی نسبت میں زیادہ توجہ سے پڑھتا اور اچھے نمبر لیتا تھا۔ اس لئے امام مسجد جامعہ اشرفیہ نے میرے ذمہ جامعہ کی لائبریری کی کتابوں کو ترتیب سے مضامین وار لگانے کی ذمہ داری سپرد کی۔ کچھ دیگر مذاہب کی کتابوں کے بارے میں کہا "ان کو نہ دیکھنا نہ پڑھنا۔" جس سے مجھے جستجو پیدا ہوئی کہ دیکھوں کیوں منع کیا ہے؟ چنانچہ ان کتب میں ڈاکٹر سید شفیع احمد محقق دہلوی کی کتاب "محقق" کے ایک دو صفحوں پر نظر ماری تو مجھے یہ کتاب اچھی لگی اور میں نے خاموشی سے اس کتاب کو نکال لیا۔ اور مولوی صاحب سے چھپا کر اس کو اچھی طرح پڑھا۔ اس کتاب سے میری بہت الجھنیں دور ہوئیں۔ اور احمدیت کا تعارف اور اس کی صداقت دل میں گھر کر گئی پھر میں نے ڈاکٹر صاحب کی دوسری کتابیں "قول سدید" "کذابوں کا انجام" پڑھیں۔ اور مزید جستجو اور علم کے لئے جامعہ اشرفیہ چھوڑ کر قادیان کا رخ کیا۔"

محقق میں تمام مسائل پر نہایت مدلل اور مسکت بحث بہت آسان اور سادہ زبان عمدہ اور دلچسپ انداز میں کی گئی ہے کہ باوجود علمی بحث ہونے کے قاری کا چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اس کتاب کو قبول عام کی اس قدر سند ملی کہ مصنف کو خدا تعالیٰ نے اسی نام سے مشہور کر دیا۔ سید شفیع احمد صاحب ہی کی دعوت الی اللہ سے بلب گڑھ کے ایک تاجر جو دہلی سکونت اختیار کر چکے تھے احمدی ہوئے ان کے ساتھ ان کا پورا خاندان احمدی ہوا یہ اخلاص میں اس قدر بڑھے کہ دہلی کے امیر جماعت بنے ان کا نام بابو اعجاز احمد صاحب تھا پھر تقسیم ملک تک ان کے بیٹے بابو نذیر احمد صاحب دہلی کے امیر جماعت تھے۔

دیگر کتب کا تذکرہ

"محقق" لکھنے کے زمانے میں مولوی محمد شفیع مہتمم دار التدریس والاشاعت دیوبند نے "ختم نبوت فی القرآن" کتاب میں ایک سو ایک آیات سے حضرت رسول کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ثابت کیا اور کتاب کے دوسرے حصے "ختم نبوت فی الحدیث" میں دو سو دس احادیث سے حضور کا خاتم النبیین ہونا ثابت کیا اور ڈاکٹر سید شفیع احمد نے ختم نبوت فی القرآن کا جواب چھ سو آیات قرآنی سے اور تین سو سولہ احادیث سے کتاب "قول سدید" میں دے کر دیوبند کی مجلس علماء میں ہل چل مچا دی۔

آپ نے کتاب "کذابوں کا انجام" لکھی کہ جھوٹے دعویداران نبوت کا کیا انجام ہوتا ہے اور تاریخ سے دس پانچ نہیں بلکہ پونے چار سو اسلامی فرقوں کے نام نہایت تحقیق سے جمع کئے بلکہ جس جس فرقے کا جس جس کتاب میں ذکر ہے اس کتاب کا نام بھی درج کیا اور پھر حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کیا۔ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے عبرتناک انجام کو تاریخ کی روشنی میں ثابت کیا۔

کتاب "لغت القرآن" مناظرین اور مربیان کے لئے لکھی۔ جس میں صرف مصدر یا بڑے لفظوں کے معنے ہی نہیں بلکہ چھوٹے سے چھوٹے لفظ کے عربی زبان میں جس قدر معنے ہیں وہ تمام اس میں موجود ہیں۔ جس لفظ کو۔ جس مضمون کو آپ قرآن شریف میں تلاش کرنا چاہیں یہ کتاب فوراً بتادے گی' کہ فلاں پارے کے فلاں رکوع اور فلاں آیت میں یہ لفظ موجود ہے مصنفوں' مقرروں مناظروں' طالب علموں اور مدرسوں کے لئے یہ کمال کی کتاب ہے بلکہ معمولی اردو خوان بھی اس کتاب سے استفادہ کر سکتا ہے۔ آپ نے صحیح بخاری کا ترجمہ قرآن کریم کے ترجمے کی طرح کرنا شروع کیا کہ ایک سطر میں اصل عربی عبارت مع زیر زبر اور اس کے نیچے اردو ترجمہ' خط نستعلیق میں ترجمے کی سلاست اس کو عام فہم بنا دیتی تھی۔ پارہ اول کا ترجمہ تین سو صفحات میں کیا۔ (یہ کتاب محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے) اسی طرح بخاری کے تین پاروں کا ترجمہ کیا۔ آپ نے حضرت خلیفہ اول کے قرآنی نوٹ اور درس احادیث کے نوٹ بھی مرتب کئے لیکن افسوس ان کی کوئی کاپی اب موجود نہیں ہے۔

آپ نے کتاب "مرزا حیرت کا فوٹو" مرزا حیرت دہلوی کے مخالفانہ اعتراضات کے جواب میں لکھی۔ مرزا حیرت کا اخبار درہ عمر نہایت گندہ دہنی سے جماعت کے خلاف لگا رہتا تھا سید شفیع احمد نے ان کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے کتاب "مرزا حیرت کا فوٹو" لکھی۔ خلافت عباسیہ کتاب شیعوں کے مقابلے میں لکھی۔ لغات العربی کتاب لکھی۔ آپ نے تقریباً چار درجن کتابیں لکھیں جن میں سے بعض ہزار ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ ہر کتاب میں (دین) کے کسی ایک پہلو یا مسئلے پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جو نہایت عالمانہ فاضلانہ طریق سے مخالفین دین کا دندان شکن جواب ہیں۔

ناولوں کے ذریعے دعوت

الی اللہ کا نادر طریق

انگریز حکمرانوں کے برصغیر میں آنے کے بعد عیسائی مشنریوں نے اسلام کے خلاف ایک یلغار کی ہوئی تھی۔ مسلمان' عیسائی مذہب اور تمدن سے مرعوب ہو کر اس کے دلدادہ بن رہے تھے۔ مسلمانوں کا تعلق مذہب اور ملت سے صرف نام کا رہ گیا تھا۔ ایسے زمانے کے مسلمانوں کو اسلام اور اس کے رسول سے رغبت دلانا ایک عظیم مشن تھا۔ اس نصب العین کو سامنے رکھتے ہوئے سید شفیع احمد نے دین اور قرآن کی برتری کے لئے ایک مقبول اور ہر دلعزیز طریقہ اختیار کیا یعنی افسانے اور ناول کے قالب میں دین کی چاشنی کو اس طرح شیشے میں اتارا کہ غٹ غٹ پئے بغیر کوئی نہ رہ سکے۔ چنانچہ اردو ادب میں پہلی دفعہ قرآن کریم کی تعلیمات کو ایسے انداز اور اسلوب میں لکھنا کہ اس میں عام ناولوں کا مزہ بھی ہو تبلیغی ہونے کے باوجود' طرز بیان میں ایسی کشش ہو کہ ناول کو شروع کرنے کے بعد اس کو ختم کئے بغیر رکھنا ممکن نہ ہو۔ یہ کمال سید شفیع احمد کی تحریر میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

ناول اور کہانی کے اسلوب کو اختیار کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت مسیح موعود نے اچھے ناولوں کی تعریف فرمائی ان کی افادیت کو تسلیم کرتے ہوئے فرمایا "جو ناول نیت صالح سے لکھے جاتے ہیں زبان عمدہ ہوتی ہے نتیجہ نصیحت آمیز ہوتا ہے وہ بہرحال مفید ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص 350)

سید شفیع احمد نے مرزائی، حور بین' فلسفی محبوب' وہ دولھا آیا ناول لکھے۔ ان میں دین کی پر شوکت تعلیم کے دلائل نہایت آسان انداز میں دیتے چلے جاتے ہیں جو قاری کے ذہن پر بوجھ نہیں بنتے قاری کا ذہن مصنف کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اس سے پہلے کہ قاری کے ذہن میں یہ سوال اٹھے مصنف عقل اور نقل کے ذریعے اس کا جواب دیتا چلا جاتا ہے۔

ڈاکٹریٹ کی اعزازی

ڈگری

بچھیا ناول ہندوؤں کے تصور گائے پوجا کے خلاف تھا۔ کرشمہ تعلیم کی کہانی مسلمانوں کو انگریزی تعلیم کا شوق دلانے اور تعلیمی میدان میں ہندوؤں کے مقابل آنے بلکہ آگے نکلنے کے لئے لکھی۔ جو عرصہ دراز تک ریاست بہاولپور میں درسی نصاب میں شامل رہی۔ اسی کتاب پر امریکہ کی مشہور یونیورسٹی کین ساس KANSAS نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی وساطت سے سید شفیع احمد کو ڈاکٹریٹ کی

اعزازی ڈگری دی۔
شعر و سخن سید شفیع احمد کی گھٹی میں پڑا تھا۔ اردو ادب کے لئے انہوں نے اپنے ناموں میر ناصر نذیر فراق دہلوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور اردو معلی کی تزئین اور آرائش کے آداب سیکھے۔ یہی وجہ ہے کہ دہلی کے آخری داستان گو میر ناصر نذیر فراق دہلوی کی زبان کا چٹخارہ اور میر باقر علی داستان گو کا رنگ پایا جاتا ہے۔ ناول تو کیا آپ کی ہر تحریر پرکشش اور جاذب ہوتی ہے جو قاری کی توجہ پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔

صحافتی خدمات

سید شفیع احمد نے مسلمانان ہند کے حقوق کے حصول اور ہندو ذہنیت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے مختلف اوقات میں کئی اخبارات اور رسائل نکالے بعض اوقات بیک وقت دو دو تین تین نکالتے۔ آپ کے زبردست اداریوں پر ایک اخبار کا ڈیکلریشن ضبط ہو جاتا تو فوراً دوسرا نکال لیتے۔ گاندھی جی نے جب اخبار Young India نکالا تو سید شفیع احمد نے اس کے جواب میں دہلی سے Old India نکالا

تحریک شدھی میں خدمات

شدھی کا زمانہ آیا تو اخبار "دعوۃ الاسلام" نکالا۔ اپنی کتاب محقق کے دوسرے ایڈیشن میں لکھتے ہیں۔ "اپنے آقا و مولا حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر انسداد فتنۂ ارتداد کے حالات جلد از جلد شائع کرنے اور دشمنان (دین) تیج۔ بندے ماترم' کیسری' پرتاب' ملاپ (یہ تمام ہندو اخبارات تھے ناقل) وغیرہ کو دندان شکن جواب دینے کے لئے یہ اخبار جاری کیا گیا ہے جس کا نام حضرت خلافت مآب نے "دعوۃ الاسلام" تجویز فرمایا ہے۔
شدھی کی روک تھام کے لئے سید شفیع احمد نے 6۔ اگست 1923ء سے دہلی میں "تعلیم السناظرین نائٹ کالج" کے نام سے ایک کالج کھولا جس میں داخلے کے لئے کسی قابلیت کی ضرورت نہیں تھی بلکہ ہر فرقے کے حنفی شیعہ اہل حدیث احمدی بغیر کسی فیس کے بعد مغرب رات کو دس بجے تک تعلیم پاتے تھے اور آریوں ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف مناظرہ کرنے کا فن سیکھتے اور (دین) کی حفاظت اور اشاعت میں مہارت حاصل کرتے۔ اشاعت دین کے لئے زندگیاں وقف کرنے والوں کو دستکاریاں بھی دن کے وقت سکھائی جاتیں۔ غرباء کو کھانا اور کتابیں بھی مفت دیتے۔ 3 مہینے کی پڑھائی میں فتنہ ارتداد کو روکنے کے قابل بنا دیا جاتا۔ اس کالج نے بہت سے لوگوں کو مناظرے کا فن سکھایا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جماعت میں ذیلی تنظیمیں انصاراللہ۔ خدام الاحمدیہ وغیرہ نہیں بنائی گئی تھیں لیکن ہر شخص ایک ولولے اور لگن کے ساتھ دعوت الی اللہ کرتا تھا۔

مرزا حیرت دہلوی جماعت کی مخالفت کرتے تھے ان کے اخبار کا نام درہ عمر تھا اور سید شفیع احمد اس کے مقابلے پر زلزلہ اخبار نکالتے تھے۔ پھر زلزلہ لالہ دیش بندھو گپتا کے اخبار تیج کا بھی مقابل بن گیا۔ سوامی شردھانند کے قتل اور عبدالرشید کی الم ناک پھانسی اور اس کے بعد گڑھ مکتیشر کے میلے میں مسلمانوں کا جو قتل عام ہوا اس پر سید شفیع احمد نے مسلمانوں کی غیرت کو جگانے کے لئے اپنے اخبار زلزلہ میں ایک زبردست اداریہ "گنگا پر مسلمانوں کے خون سے اشنان" لکھا۔ جس پر حکومت کو ہندو مسلم فساد کا اندیشہ ہوا اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کر کے سید شفیع احمد کو تین ماہ قید کی سزا دی گئی۔ انگریزی حکومت میں صحافیوں کو A کلاس ملتی تھی تمام سہولتیں حاصل ہوتی تھیں جیل میں سے نئے اخبار "تنظیم" کا ڈیکلریشن حاصل کیا اور اپنی مہم کو رواں دواں رکھا۔
اخبار دستکاری 1913ء سے اور رسالہ مینو فیکچرنگ 1916ء سے ہندوستانیوں میں اور خاص کر مسلمانوں میں صنعت و حرفت کا شوق پیدا کرنے کے لئے نکالے۔ غرض سید شفیع احمد نے مختلف اوقات میں بہت سے اخبار اور رسائل نکالے جن میں احمدیت کے مخالفین آریہ ہندو اور عیسائیت کے پروپیگنڈے کا توڑ ہوتا ان میں نمایاں اخبار "اتفاق" عقد ثریا سلطنت تھے۔
سید شفیع احمد قلم برداشتہ لکھتے تھے ایک ہی نشست میں صفحات کے انبار لگا دیتے تھے۔ آپ کا قلم بے باک' رواں اور پرکشش تحریر کا مالک تھا۔ آپ کی گفتگو دلچسپ شیریں سحر انگیز اور پر از معلومات تھی یہی وجہ ہے کہ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ والیان ریاست میں بھی بہت مقبول تھے۔ بعض نوابوں سے آپ کے ذاتی تعلقات تھے۔

شاہ سعود سے تعلقات

موجودہ سعودی حکومت کے بانی جلالۃ الملک شاہ سعود جو شاہ فہد کے دادا تھے سید شفیع احمد کی خوبیوں کے مداح تھے۔ تیل کی دریافت سے پہلے سعودی عرب کی آمد کا ذریعہ واحد حج تھا۔ سید شفیع احمد نے پانچ حج کئے برصغیر کی ایک جہاز ران کمپنی "سندھ اسٹیم نیوی گیشن" نے سید شفیع احمد کو حاجیوں کے جہاز پر چار مرتبہ امیر حج مقرر کیا۔ اس طرح ہزاروں حاجیوں کو بڑے آرام سے حج کرانے کی ان کو توفیق ملی جس میں بہت سے احمدی بھی شامل ہیں۔ آپ شاہ سعود کے ذاتی مہمان ہوتے اور ہر حج پر خلعت شاہی اور تحائف کثیر سے نوازے جاتے۔ آپ نے شاہ سعود کو پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم جو سید صاحب کے ساتھ حج پر گئے تھے کا خواب سنایا کہ عرب کے صحراؤں میں اونٹوں کی لمبی قطار ہے جس پر آگ لدی ہوئی ہے اور کہا کہ اس کی تفہیم یہ معلوم ہوتی ہے کہ عرب کے ریگستانوں کے نیچے دعائے خلیل اور دعائے محمدی سے تیل کی دولت کے خزانے چھپے ہیں۔ جس پر شاہ سعود نے تحقیقی کام کروانا شروع کیا اور خواب پورا ہو گیا۔

جماعتی خدمات

ڈاکٹر سید شفیع احمد مرحوم احمدیت کے مخلص فدائی خادم تھے ہر وقت دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے اپنے ذاتی کاروبار کا سرعنوان بھی دعوت الی اللہ اور خدمت دین کو بنا رکھا تھا۔
سید شفیع احمد صاحب دہلی کی جماعت کے عرصے تک جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری (دعوت الی اللہ) رہے آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا جو ایک دفعہ ملتا۔ گرویدہ ہو کر رہ جاتا۔ قادیان اور ملک بھر سے آنے والے اکثر احمدی احباب آپ کے گھر ٹھہرتے کیونکہ آپ کہا کرتے تھے کہ میرا گھر حضرت مسیح موعود کا لنگر خانہ ہے۔ آپ کے ڈرائنگ روم کی رونق علمی دینی اور تبلیغی مجالس ہوتی تھیں جہاں ہر وقت لنگر خانہ' کھانے چائے اور پان کا دور چلتا تھا مختصر یہ کہ آپ ایک پُرگو شاعر' قلم برداشتہ لکھنے والے مصنف' بیباک اور نڈر صحافی اور ایک بہترین مبلغ' جو دلائل قاطعہ اور برہان مبین سے اپنے مخالفین کا منہ بند کر دیتے تھے۔ 31۔ اکتوبر 1941ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے دہلی میں 54 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ کی شادی 1914ء میں میرٹھ کے رئیس اعظم اور بہاولپور کے وزیراعظم کی پوتی قریشہ سلطانہ سے ہوئی۔
آپ کے 8 لڑکے اور پانچ لڑکیاں پیدا ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ تھیں جو درج ذیل ہیں سید برکات احمد' سید حسنات احمد' سید مبشرات احمد' سیدہ نسیم سعید' سیدہ تسنیم شفیع اور سیدہ رضیہ سمیع۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ: ساجد احمد نسیم صاحب

بیت الذکر وٹلش (Wittlich) جرمنی کی تعمیر مکمل ہونے پر

افتتاح کی مبارک تقریب

الحمد للہ! مورخہ 9۔ جنوری 2000ء کو بیت حمد وٹلش رائن موزل (Rhein-Mosel) ریجن کا خدا تعالیٰ کے فضل سے شاندار افتتاح ہوا۔ یہ ان 100 بیوت میں سے ایک ہے جس کی باقاعدہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے 1989ء میں جماعت احمدیہ جرمنی کو فرمائی تھی۔
خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر نے اس کا باقاعدہ افتتاح کیا۔
رمضان المبارک کی عبادات بجالانے کے بعد عیدالفطر کی خوشیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس عظیم سعادت سے نوازا اس پر خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

اس افتتاحی تقریب کے موقع پر ایک عجیب قسم کا پرکیف روحانی منظر تھا۔ 600 سے زائد جرمن لوگ اور احباب جماعت کی بڑی تعداد جو کہ 350 نفوس پر مشتمل تھی دور دراز علاقوں سے باوجود موسم خراب ہونے کے اس بابرکت روحانی تقریب میں شامل ہوئی۔ بچے' بوڑھے' جوان' مرد و عورتیں بھی خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش کرتے ہوئے اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے عجیب قسم کی فرحت محسوس کر رہے تھے۔ اس موقع پر جہاں احباب جماعت پر روحانی کیفیت طاری تھی وہاں غیر مذاہب کے معزز مہمانوں کے لئے بھی ایک عجیب قسم کا روح پرور اثر کرنے والا نظارہ تھا۔
اس تقریب افتتاح کے موقع پر جرمن' ترکی' روسی' البانین' بوسنین' افریقن اور عرب افراد کی ایک بہت بڑی تعداد نے بیت کی زیارت کی۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر کتب اور لٹریچر کا سٹال بھی لگایا گیا جس سے بہت بڑی تعداد نے استفادہ کیا۔ مہمانوں میں 80 سے زائد بڑے بڑے معززین بھی موجود تھے۔ جن میں صوبائی اسمبلی کے ممبران' شہروں کے میئر' عدالتوں کے جج' ڈاکٹر وکلا اور ضلعی انتظامیہ کے لوگ شامل تھے۔ جنہوں نے نیک توقعات کے ساتھ بیت کی تعمیر کا خیر مقدم کیا۔
بیت حمد کو اس علاقہ میں بہت شہرت حاصل ہوئی ہے۔ علاقہ کے ہر فرد کی زبان پر اس بیت کا تذکرہ جاری ہے۔ ٹیلی ویژن پر اور 10 سے زائد ریڈیو سٹیشنوں سے بیت حمد کے بارہ میں نہایت ہی مؤثر انداز میں خبریں پیش کی گئیں جو سارے جرمنی میں سنی گئیں۔
کئی اخبارات کے نمائندگان بھی افتتاح کے موقع پر تشریف لائے اور نہایت عمدگی کے ساتھ اخبارات میں خبریں شائع کی گئیں۔
جرمن' البانین' ترکی' عرب' افریقن اور دیگر غیر مسلم بہت بڑی تعداد میں روزانہ بیت حمد وٹلش کی زیارت کے لئے آ رہے ہیں۔ اس بیت کی تعمیر میں بہت سے احباب جماعت نے اپنے دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر کئی کئی گھنٹے' کئی کئی دن مسلسل وقار عمل کیا۔
یہ بیت کل تیرہ ماہ کے عرصہ میں وقار عمل اور دوسرے ورکرز کی مدد سے تکمیل کے مراحل تک پہنچی ہے۔ اس بیت کی تعمیر کا کل تخمینہ 13 لاکھ جرمن مارک تھا جبکہ بیت کی تعمیر پر کل 9 لاکھ جرمن مارک خرچ ہوئے اور یوں محض وقار عمل کی وجہ سے چار لاکھ مارک کی بچت ہوئی۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس بیت کو اپنے مخلص نمازیوں سے بھر دے اور ہمیں اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 4۔ فروری 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32541 میں محمد شریف ولد اللہ بیلی قوم جنجوعہ پیشہ زمینداری عمر 66 سال بیعت 1959ء ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-11-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی برقبہ 17 ایکڑ واقع کھرپا ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/1530000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 14 مرلہ واقع کھرپا ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/150000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/1680000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شریف ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد منیر مربی سلسلہ وصیت نمبر 28247 گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32542 میں نذیراں بیگم زوجہ محمد شریف صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1965ء ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-11-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی رقبہ 4 کنال واقع ہتھوڈیاں ضلع نارووال مالیتی۔/60000 روپے۔ 2۔ ایک تولہ سونا مالیتی۔/6000 روپے۔ 3۔ حق مہر 32 روپے۔ کل جائیداد 66032 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیراں بیگم کھرپا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد منیر مربی سلسلہ وصیت نمبر 28247 گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32543 میں زاہدہ مبشر زوجہ مبشر احمد تنویر قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/17 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-8-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات وزنی 76 گرام مالیتی۔/32072 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ مبشر 7/17 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی انجم 23/9 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبشر تنویر خاوند موصیہ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32544 میں محمد ہارون سعید ولد محمد صادق صاحب سدھو قوم راٹھ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 28/4 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-10-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ہارون سعید 28/4 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد صادق سدھو والد موصی گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی انجم دارالیمن وسطی ربوہ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32545 میں سید افتخار احمد شاہ ولد سید تصدق حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/13 دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-11-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ ساڑھے اٹھارہ مرلہ واقع دارالعلوم جنوبی ربوہ مالیتی۔/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2815+850 روپے ماہوار بصورت دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید افتخار احمد شاہ 3/13 دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید خلیق وصیت نمبر 18249 گواہ شد نمبر 2 مقبول احمد خالد کارکن محاسب۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32546 میں رخسانہ مظفر زوجہ خواجہ مظفر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-9-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ نمبر 7/19 برقبہ ایک کنال دارالرحمت وسطی کا 1/2 حصہ مالیتی۔/500000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 15 تولہ مالیتی۔/75000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ۔/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رخسانہ مظفر 21/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نصیر احمد وڑائچ وصیت نمبر 19891 گواہ شد نمبر 2 مجید احمد وصیت نمبر 28631۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32547 میں قدسیہ مرزا بنت مرزا سعید احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/7 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-8-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ جوڑی طلائی بالیاں وزنی...... مالیتی۔/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قدسیہ مرزا 18/7 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیفہ صباح الدین دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا سعید احمد والد موصیہ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32548 میں ثمینہ مبارک بنت مبارک احمد صاحب تنویر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 109 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج تاریخ 99-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمینہ مبارک کوارٹر نمبر 109 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد تنویر وصیت نمبر 26157 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ریاض محمود باجوہ وصیت نمبر 21515 مربی سلسلہ

○ پروفیسر عبدالمنان بیدل عظیم آبادی مشہور شاعر ہی نہیں تھے ان کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ۔ "گھٹیا شعر کہنے سے مرجانا بہتر ہے"۔ اور اپنے شاگردوں سے اکثر فرمایا کرتے تھے۔ "کاش میرے پاس علم کم ہوتا میں تمہارے اشعار سے لطف اٹھاسکتا۔"

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم رانا عبدالقدوس صاحب چک نمبر 166/ مراد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-12-25 بروز ہفتہ پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سحرش احمد نام عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ وقف نو میں شامل ہے عزیزہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب پٹھہ چک نمبر 7-R/184 ضلع بہاولنگر کی نواسی اور چوہدری عبدالرحیم صاحب چک نمبر 166/ مراد کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم چوہدری کرم الٰہی ظفر صاحب آف جرمنی کو خدا تعالیٰ نے بیٹی کے بعد 11- فروری 2000ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچے کا نام نوشیروان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب آف گھنیالیاں کا پوتا اور چوہدری محمد نواز باجوہ صاحب آف چک نمبر 3/G-R ضلع بہاولنگر کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ بچے کی صحت و تندرستی اور نیک سیرت بننے کے لئے دعا کریں۔

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو 24- جنوری 2000ء بروز سوموار پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام مرزا انیق احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع قصور و اسیر راہ مولا کا پوتا ہے اور مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ لاہور کا نواسہ ہے۔

قارئین سے بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

نکاح

○ عزیزہ ناصرہ کلثوم ایاز بنت مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب مقیم اسلام آباد کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم ہارون الرشید صاحب ابن مکرم ملک عبدالرشید کھوکھر صاحب آف کینیڈا حال مقیم گوجرانوالہ بعوض حق مہر -/15000 کینیڈین ڈالر مورخہ 13- فروری 2000ء بعد نماز عصر مکرم مولانا حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع اسلام آباد نے پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت۔ مثمر بثمرات ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆

نکاح و رخصتی

○ محترمہ بشریٰ ریحانہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید رازی صاحب مربی سلسلہ ہمراہ مکرم عامر رشید صاحب ابن مکرم رشید محمد اختر صاحب الطاف ٹاؤن ملتان سے -/75000 روپے حق مہر پر مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب نے مورخہ 12- فروری 2000ء کو بارات کی آمد پر احاطہ تحریک جدید ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ بشریٰ ریحانہ صاحبہ مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب رازی مرحوم آف ساہیوال کی پوتی ہیں اور مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔ عزیز عامر رشید صاحب مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ملتان کے بھانجے ہیں۔

اسی روز بعد ازاں سوا تین بجے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے رخصتی کے لئے دعا کروائی اگلے روز مورخہ 13- فروری 2000ء کو مکرم رشید محمد اختر صاحب نے دعوت ولیمہ کا ملتان میں اہتمام کیا اختتامی دعا محترم ڈاکٹر شفیق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان نے کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت بنائے۔

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی ربوہ عرصہ تین ماہ سے سر کے پچھلے حصہ میں شدید درد اور معدہ میں خرابی میں مبتلا ہیں۔

○ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم سردار عبدالحق شاکر صاحب (مرحوم) اہلیہ مکرم بشارت احمد صابر صاحب کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن گزشتہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ چند یوم سے طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔

○ مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ سلانوالی کی والدہ ثریا جبین صاحبہ بوجہ جگر و معدہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

○ مکرم گل نور خان صاحب محلہ دارالعلوم غربی کے داماد مکرم بشارت احمد طور صاحب جرمنی میں عرصہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں جرمنی کے ڈاکٹر ابھی تک ان کی بیماری کو سمجھ نہیں پائے۔

○ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کا مورخہ 4- اگست 1999ء کو گوجرانوالہ سے فیصل آباد آتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اس حادثہ کے باعث اُن کی دائیں ٹانگ کٹ گئی تھی اور تا حال صاحب فراش ہیں

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ بیماروں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

برطانوی حکام کی یقین دہانی

قومی احتساب بیورو کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل امجد نے برطانوی حکام سے ملاقاتیں کر کے انہیں قومی دولت لوٹنے والوں کے خلاف تحقیقات سے آگاہ کیا جس پر برطانوی حکام نے کرپشن کے خلاف نیب کے چیئرمین کو تعاون کا یقین دلایا۔ کرپٹ افراد کے خلاف تحقیقات کے تجربات کے تبادلہ پر بھی بات چیت ہوئی۔ قومی دولت واپس لانے کے لئے دیگر ملکوں کی عدالتوں سے رجوع کرنے پر بھی غور کیا گیا۔

روسی صدر کے عزائم

روس کے قائمقام صدر ولادی میر پوٹن نے عہد کیا ہے کہ وہ چیچنیا میں تمام جانبازوں کو تباہ کر کے دم لیں گے۔ کارروائی اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک آخری جانباز کا بھی صفایا نہیں کر دیا جاتا۔

کسووو میں جھڑپیں

لاکھوں البانوی النسل باشندوں کی کسووو میں نیٹو کی قیادت میں تعینات امن فوجیوں سے جھڑپیں ہوئیں۔ مظاہرین متروسیا کی نسلی بنیادوں پر تقسیم کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ فوج نے آنسو گیس اور لاٹھی چارج استعمال کیا۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے۔

نائیجیریا میں فسادات

شمالی نائیجیریا کے شہر گدونا میں خونریز عیسائی مسلم فسادات کے بعد کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ فسادات میں بیس افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کیلئے مسلمانوں کے مطالبے کے خلاف عیسائیوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ آتشزنی اور توڑ پھوڑ کی گئی۔ گرجا گھروں سے مظاہرے کی اپیلوں کے بعد ہزاروں عیسائی جمع ہو گئے۔ مظاہرین نے مکانات اور دوکانیں جلا دیں۔ علاقے میں ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔

بس دریا میں جاگری

پیرو (لیما) میں ایک مسافر بس دریا میں گرنے سے 31 مسافر ہلاک ہو گئے۔ بس میں گنجائش سے زیادہ مسافر سوار تھے۔

مالے میں نئی حکومت

مالے کے صدر الفاعمر کونارے نے ملک میں نئی حکومت کا اعلان کر دیا۔ مانڈے سیدیبی وزیراعظم ہونگے۔ کابینہ میں 15 نئے وزیر شامل کئے گئے ہیں۔

بھارت میں ریاستی الیکشن

بھارت کے ریاستی الیکشن کے دوران ہونے والے فسادات میں کم از کم 13 افراد ہلاک ہو گئے ہیں، بھارت میں 7- افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ بہار منی پور اور اڑیسہ میں علیحدگی پسندوں نے کئی پولنگ سٹیشنوں پر حملے کئے۔ بیلٹ بکس اور دیگر انتخابی سامان چھین لیا گیا۔ متعدد علاقوں میں دھاندلی ہوئی۔ منی پور میں مختلف گروپوں میں تصادم سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔

1500 حاجیوں کا خرچہ

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد نے چودہ ایشیائی ممالک کے پندرہ سو حاجیوں کا خرچہ برداشت کرنے کی پیشکش کی ہے۔ ان ممالک میں چین، جاپان، جنوبی کوریا، تھائی لینڈ، تائیوان، کمبوڈیا، انڈونیشیا اور فلپائن بھی شامل ہیں۔

تائیوان نے مدد مانگ لی

چین کی طرف سے حملے کے خطرے کے پیش نظر تائیوان نے امریکہ سے مدد مانگ لی ہے۔ برطانوی اخبار دی ٹائمز نے لکھا ہے کہ چین اپنے ملک کے ایک ایک انچ کا دفاع کرے گا۔ اگر اس مسئلے پر امریکہ نے مداخلت کی تو وہ ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔

چین کی عالمی تجارتی ادارے میں شرکت

چین کی عالمی تجارتی ادارے (ڈبلیو ٹی او) میں شرکت کی راہ ہموار ہو گئی ہے بھارت کے ساتھ تجارتی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ چین اس عالمی ادارے میں شمولیت کے لئے عرصہ چودہ سال سے کوششیں کر رہا ہے اس میں شرکت کے لئے یورپی یونین اور بارہ ممالک کے ساتھ معاہدے کرنے ہونگے۔

مصر میں عورتوں کی شرح خواندگی

مصر میں ہونے والے ایک سروے کے مطابق ملک میں صرف چالیس فیصد عورتیں خواندہ ہیں۔ مشرقی وسطیٰ میں دوسرے ملکوں کے مقابلے میں یہ شرح بہت کم ہے۔

کابل ائرپورٹ پر دھماکہ

ایک طاقتور دھماک نے کابل ائرپورٹ کو ہلا کر رکھ دیا۔ طالبان کا جیٹ طیارہ تباہ ہو گیا۔ طیارے کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ دھماکہ اسلحہ ڈپو میں ہوا اور آگ بھڑک اٹھی جس پر دو فائر انجنوں ذریعے قابو پایا گیا۔

سہارتو اور ورانتو کی معافی

انڈونیشیا کے صد عبدالرحمان وا نے کہا ہے کہ میں سابق صدر سوہارتو اور سابق چ آف آرمی سٹاف جنرل ورانتو کو معافی دینے کے میں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہی نہیں بلکہ ان سابق عہدیداروں کو جو اپنے ادوار میں غیر قا کارروائیوں کے مرتکب رہے ہوں معافی دی جا ہے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 23 فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 24 فروری۔ غروب آفتاب۔ 6-04
جمعہ 25 فروری۔ طلوع فجر۔ 5-17
جمعہ 25 فروری۔ طلوع آفتاب۔ 6-39

آئین کی تشریح کا اختیار حاصل ہے

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد احمد خان نے کہا ہے کہ عدلیہ پہلے بھی آزاد تھی اب بھی آزاد ہے۔ ہمیں آئین کی تشریح کا اختیار حاصل ہے۔ کسی خصوصی قانون کے ذریعے عدلیہ کا اختیار سلب کرنے کے باوجود ہر قسم کے قانون کی تشریح کر سکتے ہیں۔ عدالتی نظام کو بلا روک و ٹوک کام کرنے دیا جائے تو عوام پرسکون زندگی گذاریں گے۔ انہوں نے ایشیائی محتسب ایسوسی ایشن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عدلیہ کی آزادی اس کے تحفظ اور حوصلہ افزائی کے لئے حقیقی معنوں میں قدم اٹھانا ہوگا تاکہ عدالتی نظام پر عوام کا اعتماد بحال ہو سکے۔ انہوں نے کہا عدلیہ اس قانون کی تشریح کا بھی حق رکھتی ہے جس کے تحت اس سے اختیار سماعت چھین لیا گیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی تعداد میں اضافہ زیرالتوا مقدمات نمٹانے کا عارضی حل ہے۔

ڈپٹی کمشنر کا عہدہ ختم کرنے کا فیصلہ

وفاقی وزیر بلدیات عمر اصغر خان نے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا ہے کہ حکومت ڈپٹی کمشنر کا عہدہ ختم کرنے کا اصولی فیصلہ کر رہی ہے۔ یہ عہدہ تمام اختیارات پر قابض ہے۔ انتظامی ڈھانچہ بدل دیا جائے گا۔ عہدے کا نام تبدیل کرنے کے علاوہ اس کے اختیارات دو سے تین قوتوں تک تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ حکومت کو بیوروکریسی کی طرف سے مزاحمت کا سامنا ہے۔ اشرافیہ اور بیوروکریسی عوام کے خلاف پاور بلاک بن چکے ہیں۔ جنہوں نے ظلم کو مضبوط اور عام آدمی کو ترقی کے ثمرات سے دور کیا۔ فرسودہ انتظامی ڈھانچہ تبدیل کرنے کیلئے انقلابی اقدامات اٹھانا ہونگے۔

بھارت راضی ہو تو تیار ہیں

چیف ایگزیکٹو کے مشیر برائے قومی امور جاوید جبار نے کہا ہے کہ بھارت مذاکرات پر راضی ہو تو اس سے ایک قدم آگے بڑھانے کو تیار ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت تشویشناک ہے۔ کشیدگی کی بڑی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ باہمی تنازعات کے حل کا واحد راستہ یہی ہے کہ آمنے سامنے بیٹھ کر بات کی جائے۔

اب لوگ ڈرتے نہیں ہیں

بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ 12-اکتوبر کے بعد لوگ شریف فیملی کے قریب آنے سے ڈرتے تھے لیکن اب نہیں۔ مسلم لیگ میں ٹوٹ پھوٹ کی باتیں کرنے والے خوفزدہ لوگ ہیں۔ جو پہلے پہل ہمیں بھی خوفزدہ کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔

سینٹ کے انتخابات نہیں ہونگے

وزیر قانون عزیز اے منشی نے کہا ہے کہ سینٹ کے انتخابات نہیں ہونگے۔ 21-مارچ کو 41-ارکان کی ریٹائرمنٹ کے بعد سینٹ کے الیکشن کے سلسلے میں بعض حلقوں کے موقف کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔

21-مارچ کے بعد سینٹ ختم ہو جائے گی

معطل سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ سینٹ 21-مارچ کے بعد عملی طور پر ختم ہو جائے گی۔ ریٹائر ہونے والے 41 سینیٹروں سے 15 کا تعلق پیپلز پارٹی سے اور 6 کا مسلم لیگ' 4 کا فاٹا اور 3 کا اے این پی سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت سینٹ ایک مستقل ادارہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔

کور کمانڈرز کانفرنس

چیف آف آرمی سٹاف اور چیف ایگزیکٹو کی صدارت میں ہونے والی دو روزہ کور کمانڈرز کانفرنس ختم ہو گئی۔ اس میں کور کمانڈرز کے علاوہ پرنسپل سٹاف آفیسرز نے بھی شرکت کی۔

کلنٹن کا دورہ طے ہو چکا

امریکی اور بھارتی اخبارات نے بتایا ہے کہ صدر کلنٹن کا دورۂ پاکستان عملاً طے ہو چکا ہے۔ بھارت خوفزدہ ہے کہ کلنٹن کے دورے سے پاکستان کی فوجی حکومت کو واضح حمایت حاصل ہو جائے گی۔ بھارتی اخبار اسٹیٹسمین نے لکھا ہے کہ بھارتی وزارت خارجہ کو اس دورے نے پریشان کر دیا ہے جسے فی الحال خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ دوسروں سے بھارت کو سروکار نہیں ہونا چاہئے وہ اسکی بجائے اپنا حقیقی ایجنڈا تیار رکھے۔

باہر نکلیں تحریک چلائیں

مسلم لیگ کے کونسلروں کو بیگم کلثوم نواز نے ہدایت کی ہے کہ باہر نکلیں اور حکومت کے خلاف تحریک چلائیں۔ اپنی اور اپنے لیڈر کی فکر کریں۔ ناراض کارکنوں کو منائیں۔

پاک بھارت جنگ کا امکان نہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ اگرچہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی ہے لیکن دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کا امکان نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں ملک ایٹمی طاقت ہیں اور اس کے خطرات سے دونوں ہی واقف ہیں۔

بلدیاتی انتخابات پرانی فہرستوں پر

چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) عبدالقدیر نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات پرانی فہرستوں کی بنیاد پر ہونگے نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری کے لئے کم از کم ڈیڑھ سال کا عرصہ درکار ہے۔ اس لئے اس سال کے انتخابات پرانی فہرستوں پر ہی ہونگے۔

انسانی حقوق کی عدالتوں کا قیام

پنجاب میں سیشن ججوں پر مشتمل انسانی حقوق کی عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ فری لیگل ایڈ کی مد میں 25 لاکھ روپے مختص کرنے کے ساتھ ساتھ لیگل ایڈ کے 7 ہزار سے زائد مقدمات بار ایسوسی ایشنوں کو بھجوا دیئے گئے۔ صوبائی وزیر قانون ڈاکٹر خالد رانجھا نے جھنگ' چنیوٹ' شورکوٹ میں بار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لائسنس والا اسلحہ رکھا جا سکتا ہے لیکن اسکی نمائش سنگین جرم ہے۔

لغاری کے الزامات

سابق صدر لغاری نے سابق وزیراعظم نواز شریف پر الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ فوجی حکومت کے ذمہ دار نواز شریف ہیں انہوں نے فوج کو تباہ کرنے کی کوشش کی خود گڑھے میں جا گرے انہوں نے سرگودھا میں اجتماعات سے خطاب کیا جن میں ہزاروں افراد نے شمولیت کی۔

طیارہ کیس محدود ہو گیا

طیارہ سازش کیس میں نواز شریف کے وکیل اقبال رعد نے کہا ہے کہ طیارہ کیس اب مدعی کا نام ولدیت اور پتہ تک محدود ہو گیا ہے۔ یہ تاثر غلط اور بے بنیاد ہے کہ وکلائے صفائی نے بھرپور جرح نہیں کی۔ ہم نے مکمل پیشہ ورانہ لحاظ سے جرح کے دوران سرکاری موقف کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ ہر گواہ نے بیانات میں اتنے تضادات کا مظاہرہ کیا ہے کہ وکلاء سرکاری موقف کے کھوکھلے پن پر تعجب کا اظہار کر رہے ہیں۔ سرخیوں میں چھپنے والے سرکاری بیانات مقدمے کی روداد نہیں ہیں۔

سود کی شرح کم نہیں ہوئی

سٹیٹ بنک کے گورنر ڈاکٹر عشرت حسین نے کہا ہے کہ زرعی قرضوں پر سود کی شرح کم نہیں ہوگی۔ شاہ محمود قریشی نے کہا کہ زرعی بنک بیرونی بنکوں سے ایک فیصد سود پر قرضے لیتا ہے کسانوں کو 14 فیصد پر دیئے جاتے ہیں۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

اعلانِ داخلہ

معزز اہالیان ربوہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ میں داخلہ برائے سال 2001-2000ء کا طریق کار حسب ذیل ہوگا۔

(1) ٹیسٹ برائے داخلہ پریپ کلاس۔ یکم مارچ بروز بدھ 9:00 تا 12:00 بجے۔ جو بچے انٹرویو کلیئر کریں گے صرف انہی کو داخلہ فارم ملے گا۔ 31-مارچ 2000ء کو عمر ساڑھے چار تا ساڑھے پانچ سال ہو۔

(2) داخلہ برائے جونیئر' سینئر نرسری 2-مارچ سے شروع ہو جائے گا۔ جونہی سیٹیں ختم ہونگی داخلہ بند کر دیا جائے گا۔ عمر 31 مارچ 2000ء کو جونیئر اڑھائی تا ساڑھے تین سال سینئر ساڑھے تین تا ساڑھے چار سال

نصیر احمد وڑائچ۔ مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515' رہائش 212300

والدین کے لئے خوشخبری۔

☆ کڈز وزڈم ہاؤس میں جونیئر اور سینئر نرسری کے ساتھ ساتھ اب پریپ (PREP) کلاس کا اجراء
☆ 21 ویں صدی کے تقاضوں کے پیش نظر جدید ترین انگلش میڈیم کورسز
☆ ہر طالب علم کے لئے PREP کلاس سے ہی کمپیوٹر کی لازمی تعلیم۔
☆ ہر طالب علم کے طبی معائنہ کی سہولت
☆ یسرنا القرآن اور دینی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ

PREP کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 4 مارچ بروز ہفتہ صبح 9 تا 1 بجے۔
جونیئر اور سینئر نرسری میں بھی داخلہ جاری ہے۔
اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کیلئے پورے اعتماد سے رابطہ فرمائیں

کڈز وزڈم ہاؤس
دار البرکات ربوہ۔ فون نمبر 212745

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61